السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

متعدد مواضع کے لوگوں نے اپنے اصلاحی امور کے بندوبست کے لیے ایک متدین عالم کو پسند کر کے امیر (پیر) مان کر اس کے ہاتھ پر بطور خاطر بیعت کی، وہ پیر حتی الامکان اپنے مریدوں کی زکوٰۃ فطر وغیرہ کے مال سے کچھ حصہ اپنے اہل وعیال کے لیے لے سکتا ہے یا نہیں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

زکوٰۃ آٹھ آدمیوں پر تقسیم کرنے کا حکم ہے، چنانچہ ارشاد ہے...

إِنَّمَا الصَّدَقَاتُ لِلْفُقَرَآءِ وَالْمَسَاكِينِ وَالْعَامِلِينَ عَلَيْهَا الآية

یعنی زکوٰۃ فقیروں، مسکینوں اوران لوگوں کے لیے ہے جو اس پر عامل ہوں، وغیرہ، پیر صاحب، اگر حاجت مند ہیں، تو ((عاملینَ)) کے زمرہ میں داخل ہو کر کچھ حصہ اہل وعیال کے لیے لے سکتے ہیں۔ اللہ اعلم۔ (اہل حدیث ۱۵ اکتوبر ۱۹۴۳ء) (فتاویٰ ثنائیہ جلد اول ص ۴۷۶)

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ علمائے حدیث

جلد 7 ص 273

محدث فتویٰ